Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون ۲۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

یوم اتوار

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۹ ذیقعد ۱۳۹۷ھ ۔ ۲۳ اخاء ۱۳۵۶ ہش ۔ ۲۳ اکتوبر ۱۹۷۷ء	نمبر ۲۳۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۳ اخاء۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اَب گذشتہ نبوتوں اور کتابوں کی پیروی کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ نبوتِ محمدیہ سب پر حاوی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صاحبِ خاتم ہیں اَب بجز آپ کی مُہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا

"جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہوا اس کی نظر محدود نہ تھی اور اس کی عام غمخواری اور ہمدردی میں کچھ قصور نہ تھا بلکہ کیا باعتبار زمان اور کیا باعتبار مکان اس کے نفس کے اندر کامل ہمدردی موجود تھی اس لئے قدرت کی تجلیات کا پورا اور کامل حصہ اس کو ملا اور وہ خاتم الانبیاء بنے مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحبِ خاتم ہے بجز اس کی مُہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا ..... اور بجز اس کے کوئی نبی صاحبِ خاتم نہیں ..... اور اس کی ہمت اور ہمدردی نے اُمت کو ناقص حالت پر چھوڑنا نہیں چاہا اور ان پر وحی کا دروازہ جو حصولِ معرفت کی اصل جڑ ہے بند رہنا گوارا نہیں کیا ہاں اپنی ختمِ رسالت کا نشان قائم رکھنے کے لئے یہ چاہا کہ فیضِ وحی آپ کی پیروی کے وسیلہ سے ملے اور جو شخص اُمتی نہ ہو اس پر وحی الٰہی کا دروازہ بند ہو سو خدا نے ان معنوں سے آپ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا لہذا قیامت تک یہ بات قائم ہوئی کہ جو شخص سچی پیروی سے اپنا اُمتی ہونا ثابت نہ کرے اور آپ کی متابعت میں اپنا تمام وجود محو نہ کرے ایسا انسان قیامت تک نہ کوئی کامل وحی پا سکتا ہے اور نہ کامل ملہم ہو سکتا ہے کیونکہ مستقل نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷، ۲۸)

"تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گذر چکیں ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوتِ محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچائیاں ..... اس کے اندر ہیں نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں۔ اس لئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے۔" (الوصیت صفحہ ۱۷، ۱۸)

ملک سلطان ہارون صاحب ابن کرنل سردار سلطان محمد خان صاحب مرحوم آف کوٹ فتح خاں ضلع کیمبلپور کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بعض لوگوں نے ذاتی عناد کی بناء پر پچھلے دنوں ہتھیاروں سے مسلح ہو کر ان پر حملہ کیا۔ اس حملہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں محفوظ رکھا اور وہ بال بال بچ گئے۔

انہوں نے درخواست کی ہے کہ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں ہر شر سے بچائے اور اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

مرزا مجید احمد۔ ربوہ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ہر جماعت جائزہ لے

ا۔ آپ کی جماعت میں ایسے احباب تو نہیں ہیں جو اِس مبارک تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں لیکن ابھی تک نہیں ہوئے۔

ب۔ آپ کی جماعت میں ایسے احباب تو نہیں جنہوں نے ابھی تک ۳/۱۵ ادا نہ کیا ہو۔

ج۔ کیا آپ نے سالِ رواں کی وصولی اِس طرح شروع کی ہوئی ہے کہ سال ختم ہونے سے قبل جو ۲۸ فروری ۱۹۷۸ء کو ختم ہوگا ہر وعدہ کنندہ سے ۳/۱۵ وصول ہو جائے اور کوئی کمی نہ رہے۔

اپنی مساعی کو تیز تر کیجئے، ایک عظیم کام آپ کے سپرد ہے۔ ساری دنیا میں انشاء اللہ اسلام کو غالب کرنا ہے اس کے لئے ہمیں عظیم قربانیاں کرنا ہوں گی۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۳ اخاء ۱۳۵۶ ہش
۲۳ اکتوبر ۱۹۷۷ء

ہر آن مشاہدہ میں آنے والی ایک عملی برہانِ صداقت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حقیقی مومنوں کی ایک خاص علامت بیان کی ہے۔ وہ علامت اس درجہ بیّن ہوتی ہے کہ ہر زمانہ میں ہر کسی کے مشاہدہ میں آ رہی ہوتی ہے، اپنوں کے مشاہدے میں بھی اور دوسروں کے مشاہدے میں بھی۔ اللہ تعالیٰ اس بیّن علامت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ط وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓـُٔھُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ط اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۲۵۸)

ترجمہ:۔ اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لاتے ہیں۔ وہ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔ اور جو کافر ہیں ان کے دوست نیکی سے روکنے والے (لوگ) ہیں وہ انہیں روشنی سے نکال کر اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں۔ وہ لوگ آگ (میں پڑنے) والے ہیں۔ وہ اس میں پڑے رہیں گے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی ہی علامت نہیں بیان فرمائی بلکہ ساتھ ہی کافروں کی بھی علامت بیان کی ہے اور چونکہ دونوں کی علامتیں ایک دوسرے کی ضد ہیں اس لئے دونوں کی علامتیں ایک دوسرے سے ممیّز و ممتاز ہو کر بیّن سے بیّن تر ہوتی چلی جاتی ہیں۔ مومنوں کی علامت یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کا دوست ہوتا ہے وہ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا رہتا ہے یعنی وہ ہدایت میں مسلسل ترقی کر کے نیکیاں بجا لانے میں آگے ہی آگے بڑھ رہے ہوتے ہیں۔ اس کے بالمقابل کافروں کے دوست انہیں ہدایت سے دُور لے جانے والے وجود ہوتے ہیں جو انہیں روشنی سے پرے دھکیل دھکیل کر اندھیروں کی طرف لے جا رہے ہوتے ہیں یعنی وہ گمراہی میں مسلسل ترقی کر کے بدیوں کے ارتکاب میں آگے ہی آگے بڑھ رہے ہوتے ہیں۔ اپنی اپنی جگہ دونوں ہی اس بات کے مدعی ہوتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں لیکن دونوں کی عملی حالت صاف آشکار کر رہی ہوتی ہے کہ مومن نہ صرف یہ کہ ہدایت پر ہیں بلکہ ہدایت میں مسلسل ترقی کر رہے ہیں جبکہ کافر گمراہی میں مبتلا ہی نہیں ہیں بلکہ گمراہی میں اور زیادہ غرق ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

مزید برآں عربی محاورہ میں کامیابی کی طرف لے جانے کو ظلمت سے نور کی طرف لے جانے سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس محاورہ کی رُو سے بھی دیکھا جائے تو دونوں کی حالت میں نمایاں فرق ہوتا ہے۔ مومن شدید مخالفت نیز ابتلاؤں اور آزمائشوں میں سے گزرنے کے باوجود اشاعتِ حق کے مقصد میں مسلسل کامیاب ہو رہے ہوتے ہیں۔ نامساعد حالات کے باوجود لوگ رفتہ رفتہ حق کی طرف کھنچے چلے آ رہے ہوتے ہیں اور یہ دیکھنے کے باوجود کھنچے چلے آ رہے ہوتے ہیں کہ حق کے قبول کرنے کے نتیجے میں ہمیں ظلم کی چکّی میں پِسنا پڑے گا اور نت نئے مصائب جھیلنے پڑیں گے۔ برخلاف اس کے مخالفت کے یکسر ناپید ہونے اور قوت و طاقت میں کہیں بڑھ کر ہونے کے باوجود کافر رفتہ رفتہ انحطاط کی طرف جا رہے ہوتے ہیں اور تعداد میں مسلسل گھٹ رہے ہوتے ہیں اور وہ یہ دیکھ دیکھ کر اندر ہی اندر کُڑھ رہے اور جل بھُن رہے ہوتے ہیں اور اس طرح وہ اس دنیا میں ہی اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ کے مصداق بنے ہوئے ہوتے ہیں۔

ہر مامور من اللہ کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں اور ایمان نہ لانے والوں کی ان متضاد علامتوں کو اُجاگر کر کے حق و صداقت اور گمراہی و ضلالت کے فرق کو ظاہر کرتا رہا ہے لیکن حقیقی مومنوں کی یہ علامت سب سے زیادہ شان کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگیوں میں ظاہر ہوئی اور اس شان سے ظاہر ہوئی کہ نور اور ظلمت کا یعنی حق و صداقت اور گمراہی و ضلالت کا فرق مسلسل ظاہر ہوتا چلا گیا۔ اس میں شک نہیں کہ مکّی زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کو بہت ہی اذیت ناک حالات میں سے گزرنا پڑا تاہم ناقابلِ بیان مظالم کا تختۂ مشق بننے کے باوجود یہ مقدس گروہ ایک طرف نیکی و تقویٰ اور پاکیزگی و تعلق باللہ میں اور دوسری طرف اشاعتِ حق کے مقصد میں مسلسل کامیاب ہوتا چلا گیا اور مدنی زندگی میں تو اللہ تعالیٰ کے فضل خاص کے ماتحت وہ ترقی کے منازل ہر لحاظ سے زیادہ تیزی اور برق رفتاری سے طے کرتے چلے گئے۔ برخلاف اس کے اُن کے طاقتور مخالف اپنے جتھے اور بے پناہ طاقت کے باوجود بدیوں میں ملوّث ہوتے اور بلحاظ تعداد انحطاط پذیر ہوتے چلے گئے۔ چنانچہ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا ط وَاللّٰہُ یَحْکُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُکْمِہٖ ط وَھُوَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝ وَقَدْ مَکَرَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَلِلّٰہِ الْمَکْرُ جَمِیْعًا ط یَعْلَمُ مَا تَکْسِبُ کُلُّ نَفْسٍ ط وَسَیَعْلَمُ الْکُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَی الدَّارِ ۝

(الرعد آیات ۴۲، ۴۳)

ترجمہ:۔ کیا انہوں (یعنی کفارِ مکہ) نے دیکھا نہیں کہ ہم زمین کو اس کی تمام اطراف سے کم کرتے چلے آ رہے ہیں (یعنی ایک طرف تو ملک کے کنارے مسلمانوں کے ہاتھ آ رہے ہیں اور دوسری طرف صاحبِ اقتدار خاندانوں کے لوگ ایمان لا رہے ہیں) اور فیصلہ تو اللہ کرتا ہے کوئی اس کے فیصلہ کو تبدیل کرنے والا نہیں۔ اور وہ جلد حساب لینے والا ہے۔ اور جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے (بھی انبیاء کے خلاف) تدبیریں کی تھیں (مگر ان کی کچھ پیش نہ گئی)۔ پس تدبیر کرنا تو کُلّی طور پر اللہ کے اختیار میں ہے۔ ہر شخص جو کچھ بھی کرتا ہے وہ (یعنی اللہ) اسے جانتا ہے۔ اور ان کافروں کو جلد ہی معلوم ہو جائیگا کہ اس آنے والے گھر کا (اچھا) انجام کس کے لئے ہے۔

الغرض یہ ایک ابدی صداقت ہے کہ خدا تعالیٰ حقیقی مومنوں کو اندھیروں سے نکال کر مسلسل روشنی کی طرف لا رہا ہوتا ہے اور وہ نامساعد حالات کے باوجود ہر لحاظ سے ترقی کر رہے ہوتے ہیں جبکہ ان کے مخالف اور حق کے دشمن روشنی سے دُور تر ہو کر مسلسل اندھیروں کی طرف بڑھ رہے ہوتے ہیں۔ اور یہ صورتِ حال حق و باطل کے باہمی فرق کو نمایاں سے نمایاں تر کر رہی ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسی عملی برہان ہوتی ہے جو ہر لمحہ اور ہر لحظہ ہر کسی کے مشاہدہ میں آ رہی ہوتی ہے اور جس سے انکار کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء
۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۷ء (بمطابق ۱۴-۱۵-۱۶ محرم) بروز پیر، منگل، بدھ منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ احباب کرام اس الٰہی اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور اس مقدس اجتماع کی کامیابی کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کو جماعت کے لئے ہر رنگ میں بابرکت کرے۔ آمین

(نائب ناظر اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ اسلام

عہدِ نبویؐ کے مدینہ طیّبہ کا تبلیغی سفر

ارضِ ہجرت میں وفودِ عرب کی آمد

مکرم مولوی دوست محمدؐ صاحب شاہد ربوہ

(۲)

غیر معمولی برکت کا معجزہ

ایک بار مزینہ سے چار سو آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ واپسی پر حضورؐ نے حضرت عمرؓ سے زادِ راہ دینے کا ارشاد فرمایا۔ انھوں نے عرض کیا۔ میرے پاس صرف چند کھجوریں ہیں۔ مگر حضورؐ نے فرمایا۔ جاؤ اور انھیں زادِ راہ دے دو۔ حضرت عمرؓ چار سو افراد کے اس قافلہ کو لے کر چلے گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا اونٹ کے برابر کھجوروں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ لوگوں نے حسبِ ضرورت وہاں سے کھجوریں لے لیں۔ نعمان بن مقرن کہتے ہیں۔ کہ میں سب سے آخر میں نکلا۔ میں نے دیکھا کہ گویا ایک کھجور بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلائی گئی۔ یعنی وہ ڈھیر ویسے کا ویسا ہی لگا ہوا تھا۔

آنحضرتؐ کی خدا نما مجالس ارشاد

وفود کی آمد کا اولین مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور حضورؐ کی بابرکت مجلس سے فیض یاب ہونا تھا چنانچہ یہ خوش نصیب حضورؐ کی ملاقات سے نہال ہو کر جاتے تھے۔ حضورؐ کی مجالسِ ارشاد عموماً مسجد نبویؐ میں منعقد ہوتی تھیں۔ ابتداءً مسجد نبویؐ کے چھوٹے سے صحن میں حضورؐ کے لئے کوئی ممتاز جگہ نہ تھی اس لئے اجنبیوں کو پہچاننے میں دقت ہوتی تھی۔ صحابہؓ نے ایک چھوٹا سا مٹی کا چبوترہ بنا دیا۔ اس پر حضورؐ تشریف رکھتے اور صحابہؓ دونوں طرف حلقہ باندھ کر بیٹھ جاتے تھے۔ نماز کے بعد بھی حضورؐ وعظ و نصیحت فرماتے ان مجالس کا فیض چونکہ زیادہ تر مردوں کو پہنچتا تھا۔ اس لئے صحابیاتؓ کی درخواست پر حضورؐ نے وعظ و ارشاد کا ایک دن اُن کے لئے بھی مقرر فرما دیا (بخاری کتاب العلم) آنحضرتؐ کی مجلسِ وعظ و ارشاد کی تصویر ایک صحابیؓ نے ان الفاظ میں کھینچی ہے کہ:۔

"وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَعْدَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ"

(ترمذی، ابوداؤد)

ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد ایسا موثر وعظ کیا کہ آنکھیں اشک ریز ہو گئیں اور دل کانپ اٹھے۔

حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ خطبہ کے دوران حضورؐ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے۔ "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ" قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ یہ الفاظ حضورؐ نے تین دفعہ دہرائے۔ پھر جھک گئے۔ لوگوں پر یہ اثر ہوا کہ جو جہاں تھا وہیں سر جھکا کر رونے لگا۔

آنحضرتؐ کے وعظ و تلقین کے اثرات و نتائج

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اثر انگیز خطبات سن کر وفود میں آنے والے سینکڑوں نفوس نے مدینہ میں ہی قبول اسلام کر لیا۔ ایک بار طائف سے ایک وفد آیا جسے عیسائی لیڈروں کے وفد نجران کی طرح مسجد نبویؐ میں ہی اتارا گیا۔ یہ لوگ خیموں میں ٹھہرے ہوئے تھے نماز اور خطبہ کے وقت موجود رہتے تھے مگر اس میں شریک نہ ہوتے تھے وہ نماز میں مسلمانوں کا استغراق دیکھ کر بہت متاثر ہوئے مگر آپس میں تذکرہ کیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم سے تو پیغمبری کا اقرار لیتے ہیں مگر خطبہ میں خود اپنی رسالت کا اقرار نہیں کرتے۔ آنحضورؐ نے یہ سنا تو فرمایا کہ میں سب سے پہلے شہادت دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسولؐ ہوں۔ آنحضرتؐ عشاء کے بعد ان لوگوں کے پاس تشریف لے جاتے اور کھڑے کھڑے ان سے گفتگو فرماتے اور زیادہ تر وہ تکالیف بیان فرماتے جو قریش کے ہاتھوں اٹھانا پڑیں۔ مدینہ میں آکر جو لڑائیاں ہوئیں ان کا تذکرہ بھی فرماتے (ابوداؤد) بالآخر یہ لوگ اسلام لے آئے۔

شعر و خطابت میں معرکہ آرائی

بعض اوقات یہ وفود شعر و خطابت میں مبارزت اور مقابلہ کا چیلنج بھی کرتے تھے چنانچہ بنو تمیم نے ایسا ہی کیا۔ عطارد بن حاجب اس قبیلہ کا شعلہ نوا اور ساحر بیان خطیب تھا اس شخص نے آنحضرتؐ کی مجلس میں ایک زوردار تقریر کی جس کا جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر حضرت ثابتؓ بن قیس نے دیا۔ پھر اشعار کی باری آئی تو تمیم کے مشہور شاعر زبرقان بن بدر نے قصیدہ پڑھا۔ پھر شاعر النبیؐ حضرت حسانؓ بن ثابت کو آنحضورؐ نے اشارہ فرمایا۔ انھوں نے ایک ایسی برجستہ نظم کہی کہ وہ حیرت زدہ ہو گئے۔ نظم و نثر کا معرکہ ہو چکا تو بنو تمیم کے سفیروں نے اقرار کیا کہ دربارِ رسالت کے خطیب و شاعر کو ہمارے خطیب و شاعر پر برتری حاصل ہے۔ پھر سب نے کلمۂ شہادت پڑھا اور اسلام قبول کر لیا۔

قبولیت دعا کے نشانات کا ظہور

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کے حضور پہنچنے والے وفود جناب الٰہی کی طرف سے قبولیت دعا کے نشان بھی پاتے تھے۔ وفد ذی مرّہ کے سردار نے آنحضرتؐ سے عرض کی کہ ہم قحط زدہ ہیں دعا فرمائیے۔ حضورؐ نے اسی وقت بارش کے لئے دعا فرمائی۔ یہ لوگ واپس اپنے علاقہ میں گئے تو دیکھا کہ خوب بارش ہوئی ہے۔ انھوں نے دریافت کیا کہ کب بارش ہوئی؟ تو پتہ چلا کہ ٹھیک اسی دن جس دن حضور علیہ السلام نے دعائے باراں فرمائی تھی پھر تو علاقہ سرسبز و شاداب ہو گیا (زاد المعاد) بعینہٖ یہی معجزہ وفد سلامان کے لئے ظہور پذیر ہوا۔ اہل وفد نے قحط کی شکایت کی۔ حضورؐ نے دعا فرمائی۔ حبیب بن عمرو فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہاتھ زیادہ اٹھائیے تا اور زیادہ بارش ہو۔ اس پر حضورؐ نے تبسم فرمایا اور اس قدر ہاتھ بلند کئے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی پھر کھڑے ہو گئے۔ ہم آپؐ سے رخصت ہو کر وطن پہنچے تو معلوم ہوا کہ جس دن اور جس گھڑی نبی اکرم خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اسی روز اور اسی گھڑی وہاں بارش ہوئی (زاد المعاد)

وفد صداء حضرت سعدؓ بن عبادہ کے ہاں ٹھہرا تھا۔ اس وفد میں شامل ایک شخص نے عرض کی کہ ہمارے ہاں جو کنواں ہے وہ گرمی کے موسم میں ہمیں کفایت نہیں کرتا اور ہم تھوڑے سے مسلمان جو ادھر ادھر آباد ہیں۔ متفرق گھاٹیوں میں بکھر جاتے ہیں۔ اس پر حضورؐ نے سات کنکریاں منگوائیں اور انھیں اپنے ہاتھ سے برکت دی اور فرمایا کہ انھیں ایک ایک کر کے کنوئیں میں ڈال دینا اور بسم اللہ بھی کہنا۔ انھوں نے ایسا ہی کیا اور وہ کنواں یکایک پانی سے بھر گیا۔ زاد المعاد سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کنواں آٹھویں صدی ہجری تک موجود تھا۔

ضمام بن ثعلبہ جو بہت بہادر اور بہت بال اور زلفوں والے تھے بنی سعد بن بکر نے آپ کو بطور وفد آنحضرتؐ کی خدمت میں بھیجا۔ انھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ٹھہرنے کا شرف حاصل ہوا۔ انھوں نے حضورؐ سے سوالات کئے اور بہت تلخ و تند لب و لہجہ اختیار کیا۔ مگر چونکہ دل میں نور فراست تھا اور فطرت نیک تھی اس لئے فوراً اسلام لے آئے۔ اور پھر ایسے وفادار ثابت ہوئے کہ جاتے ہی اپنی قوم کے بتوں کو اکھاڑ پھینکا اور سب لوگوں کو حضورؐ کے ان ارشادات سے آگاہ کیا جن کا آپ نے حکم دیا تھا یا ممانعت فرمائی تھی۔ طبقات ابن سعد میں لکھا ہے کہ اس روز شام نہ ہونے پائی تھی کہ تمام مرد و عورت مسلمان ہو گئے اور مساجد تعمیر کیں اور اذانوں سے فضا گونج اٹھی۔

خدا کی قہری تجلیات

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی چونکہ جلال و جمال کے مظہر اتم تھے اس لئے جو لوگ ان وفود میں تحقیق حق کی بجائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دھوکہ دہی اور فریب کاری کے مقاصد لے کر آتے خدا کی قہری تجلیات کا بھی شکار ہو جاتے تھے۔ مثلاً بنو عامر کے وفد میں اربد بن قیس اور عامر بن طفیل دو نہایت شیطان خصلت انسان تھے جو حضور کو قتل کرنے کی سازش لے کر مدینہ پہنچے تھے۔ وفد دربارِ رسولؐ میں حاضر ہوا تو عامر بن طفیل نے کہا۔ اے محمدؐ! میرا ساتھ دیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ جب تک تم خدائے واحد پر ایمان نہ لاؤ یہ نہیں ہو سکتا۔ وہ دشمن اسلام بار بار یہی کہتا رہا۔ اور حضورؐ بھی انکار فرماتے رہے۔ اس پر اس نے کہا۔ خدا کی قسم میں تمہارے مقابلہ میں گھوڑ سوار اور پیادوں سے میدان کو بھر دوں گا۔ یہ کہہ کر وہ واپس چل دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔

"اے اللہ میری طرف سے
عامر بن طفیل سے بدلہ لے"

جب یہ وفد باہر نکلا تو عامر بن طفیل نے اربد بن قیس کو طعنہ دیا کہ آج کے بعد تمہاری ساری عزت خاک میں مل گئی ہے۔ اس نے جواب دیا۔ میں نے کئی بار تلوار چلانے کی کوشش کی مگر میرے اور اس آدمی (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کے درمیان پردہ حائل ہو جاتا تھا اور میں دیکھتا تھا کہ تجھ پر تلوار چلا رہا ہوں۔

اس گفتگو کے بعد یہ لوگ واپس اپنے شہر کی طرف چل دیئے ابھی راستہ میں ہی تھے کہ اللہ تعالیٰ نے عامر بن طفیل کو طاعون کے عذاب میں مبتلا کر دیا اور وہ بنی سلول کی ایک عورت کے گھر لقمۂ اجل ہو گیا۔ اس کے بعد یہ لوگ جب اپنے علاقے میں پہنچے تو اربد نے قوم کو خبر دی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے ایسی ذات کی عبادت کی دعوت دی ہے کہ جی چاہتا ہے کہ اگر وہ میرے پاس اس وقت ہوتا تو میں اسے اس تیر سے نشانہ بناتا اور قتل کر دیتا۔

اس واقعہ کے دو تین روز بعد اربد اپنا اونٹ فروخت کرنے کے لئے باہر نکلا کہ اچانک اس پر اور اس کے اونٹ پر بجلی گری اور دونوں آناً فاناً جل کر خاک ہو گئے۔

خلاصہ

خلاصہ کلام یہ کہ رجب سنہ ۵ھ (نومبر ۶۲۶ء) سے محرم سنہ ۱۱ھ (مارچ ۶۳۲ء) تک مدینۃ النبیؐ کی مقدس بستی میں تبلیغ اسلام کی سرگرمیاں اپنے پورے عروج پر تھیں جہاں ملک کے گوشہ گوشہ سے وفود پہنچتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نورانی چہرہ دیکھتے حضورؐ کی کوثر و تسنیم میں دھلی ہوئی تحریریں سنتے آپ سے اپنے شکوک کا ازالہ کراتے اور پھر علم و معرفت کی دولت لازوال کو لے کر اپنے علاقوں کو واپس جاتے اور خدا کے جلالی اور جمالی نشانوں سے اپنے ایمان کو تازہ اور اپنی روحوں کو زندہ کرتے تھے۔ اگر تاریخ اسلام کا غور سے مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت کھلتی ہے کہ وفود کی آمد کا یہ سلسلہ آگے چل کر اشاعتِ اسلام کا موثر ترین ذریعہ ثابت ہوا جس نے قلوب و اذہان کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ اور عرب میں وہ روحانی انقلاب برپا ہوا جس کو چشم فلک نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ یہ وفود دراصل اس پرشکوہ اسلامی عمارت کی بنیادی اینٹ تھے جو سپین سے ہندوستان تک معرض وجود میں آئی اور جس کی سطوت و ہیبت کے ساتھ قیصر و کسریٰ کے پرچم ہمیشہ کے لئے سرنگوں ہو گئے۔

تاریخ کا ایک گمشدہ ورق

اس عظیم الشان روحانی اور تبلیغی تجربہ کا تقاضا تھا کہ مسلمان اپنے نمائندے اور وفود ہمیشہ ہی مرکزِ اسلام میں بھجواتے رہتے اور پھر اس کے روحانی ماحول میں دینی تعلیم حاصل کر کے ساری دنیا میں پھیل جاتے۔ اگر صدیوں تک یہ انتظام جاری رہتا تو آج دنیا بھر میں کوئی غیر مسلم دکھائی نہ دیتا مگر افسوس صد افسوس ایسا نہ ہو سکا۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۲۲ دسمبر ۱۹۵۰ء کے خطبہ جمعہ میں مسلمانانِ عالم کو تاریخ اسلام کے اس گم گشتہ ورق کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا کہ:-

"مدینہ کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر جگہ کے رہنے والے اپنے نمائندے بھیجا کریں تا وہ یہاں رہ کر دینی تعلیم حاصل کریں مسلمانوں نے اس گر کو نہیں سمجھا۔ مسلمانوں کا ہر سیاسی مرکز مذہبی مرکز سے زیادہ آباد تھا۔ اس لئے لوگوں کا کثیر طبقہ سیاسی مرکز کی طرف جاتا تھا......... اگر سب سے بڑے شہر مکہ اور مدینہ ہوتے تو یہ خرابی پیدا نہ ہوتی یونیورسٹیاں بغداد میں بنیں حالانکہ ان کا صحیح مقام مدینہ تھا۔ جامعہ ازہر قاہرہ میں بنا حالانکہ اس کا صحیح مقام مکہ تھا پس جو قوم اپنی روحانیت اور علمی طاقت کو پھیلانا چاہتی ہے ضروری ہے کہ اس کا مرکز زیادہ سے زیادہ وسیع ہو۔"

(الفضل یکم فروری ۱۹۵۱ء صفحہ ۳)

ع ہاں دکھا دے اے تصور پھر وہ صبح و شام تو
دوڑ پیچھے کی طرف اے گردشِ ایام تو

ذکرِ خیر

مکرم میاں عبدالرحمٰن صاحب مرحوم گنج مغلپورہ

مکرم میاں عبدالحکیم صاحب۔ میکلوڈ روڈ لاہور

میرے برادرِ اکبر محترم میاں عبدالرحمٰن صاحب ۳۰ اگست ۱۹۷۷ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

محترم بھائی صاحب مرحوم سنہ ۱۹۰۲ء میں پیدا ہوئے۔ سنہ ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض اہم دینی فرائض کی سرانجام دہی اور لاہور تشریف لائے ہوئے تھے اور خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان پر قیام فرما تھے۔ ہمارے والد صاحب (حضرت میاں محمد عبداللہ صاحبؓ) کے دل میں بھی حضور علیہ السلام کی ملاقات اور بیعت کرنے کا اشتیاق پیدا ہوا۔ تو آپ مرحوم کو بھی اپنے ہمراہ حضور کی خدمت اقدس میں لے گئے۔ ملاقات اور بیعت کرنے کا شرف حاصل کرنے کے بعد خوشی خوشی گھر واپس لوٹے۔

محترم بھائی عبدالرحمٰن صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دینی اور دنیوی لحاظ سے بہت سی خوبیاں اپنے اندر رکھتے تھے۔ بچپن ہی سے باشعور اور زیرک تھے۔ سختی سے پابند صوم و صلوٰۃ تھے ذکر الٰہی اور دیگر امور خیر میں پیش پیش رہتے۔ اسلام اور احمدیت سے والہانہ عقیدت و محبت تھی۔ اپنی حیثیت کے مطابق اسلام اور احمدیت کے لئے مالی قربانیوں میں برابر حصہ لیتے۔ دینی غیرت کا جذبہ حد درجہ پایا جاتا تھا۔ باوجود اس کے کہ کسی دینی مدرسہ میں اصولی تعلیم نہ پائی تھی مگر جب کوئی اسلام اور احمدیت پر اعتراض کرتا تو قرآن و حدیث کی روشنی میں ایسا جواب دیتے کہ معترض کو دوبارہ اعتراض کرنے کی کم ہی جرأت ہوتی۔ ہر ایک کے ہمدرد اور خیر خواہ تھے امتحان کے دور اور صبر آزما گھڑیوں میں انتہائی صبر سے کام لیا اور صداقت پر ثابت قدم رہے۔ بلند اخلاق کے مالک تھے۔ ان کے چہرہ پر ہمیشہ مسکراہٹ کھیلتی دکھائی دیتی تھی۔ نظامِ خلافت اور مرکز سلسلہ کو بڑی اہمیت دیتے تھے تقسیم ملک سے قبل ہر سال جلسہ سالانہ پر قادیان تشریف لے جاتے اور مابعد ربوہ میں باقاعدگی سے جاتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے دوران اگر کوئی گفتگو ہوتی تو مرحوم واپسی پر گھر والوں اور دوسرے احباب سے حضور کی بیان فرمودہ باتوں کا تذکرہ کرتے اپنے اہل و عیال اور دیگر عزیز و رشتہ داروں سے ہمیشہ ہنسی خوشی ملتے۔ اور سب کے حالات دریافت فرماتے گویا دکھ سکھ میں برابر کے شریک ہوتے دعاؤں پر بڑا یقین تھا۔ سب کے لئے دعائیں کرتے بالخصوص اسلام کی شان و شوکت اور ترقی نیز خلیفۂ وقت کی درازیٔ عمر اور صحت کے لئے اکثر دعائیں کیا کرتے تھے

۳۱ اگست کو مقامی جماعت نے مرحوم کی نمازِ جنازہ ادا کی جس کے بعد جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نمازِ جنازہ پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے روحانی درجات بلند فرمائے۔ ان کی سوگوار بیوی اور اکلوتی بیٹی (جو صاحب اولاد ہے) نیز دیگر عزیز و اقارب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور مرحوم کی سی خوبیاں ہمارے اندر پیدا کرے۔

(آمین ثم آمین!)

ہر احمدی کو چاہیئے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری گزارش

قائدین خدام الاحمدیہ و ناظمین اطفال الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ اگر آپ نے ابھی تک اپنی مجلس کے جملہ اطفال کی مکمل فہرست تجنید ۷۸-۱۹۷۷ء مرکز میں نہیں بھجوائی تو براہِ مہربانی فہرست تجنید اطفال جلد مرکز میں بھجوا دیں یا سالانہ اجتماع پر ساتھ لائیں۔

فہرست تجنید کے فارم پُر کرواتے کے لئے بھجوائے جا چکے ہیں اُمید ہے آپ کو مل گئے ہوں گے۔ اگر یہ فارم نہ ملے ہوں تو فوری طور پر اطلاع دیں تا دوبارہ فارم بھجوائے جا سکیں۔

اگر آپ نے ابھی تک اپنی مجلس اطفال کی فہرست تجنید مرکز میں نہیں بھجوائی تو اب امید ہے کہ آپ سالانہ اجتماع پر ضرور ساتھ لائیں گے۔ جزاکم اللہ۔

(سیکرٹری تجنید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ماہنامہ تحریک جدید

اکتوبر ۱۹۷۷ء کا شمارہ حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے۔ امید ہے قارئین کرام کو یہ پرچہ مل چکا ہوگا۔ رسالہ کی چند کاپیاں احتیاطاً زائد چھپوائی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی دوست کو پرچہ نہ ملے تو دوبارہ بھجوایا جا سکے۔ اگر آپ کو یہ پرچہ نہ ملا ہو تو مہربانی فرما کر مقامی ڈاک خانہ سے پتہ کر لیں اور اگر وہاں سے کوئی پتہ نہ چلے تو ہمیں تحریر کر دیں۔ ہم دوبارہ انشاء اللہ ارسال کر دیں گے۔

کچھ دوستوں کی طرف پرچے کا چندہ واجب الادا ہے۔ زیادہ خرچ کے پیشِ نظر انہیں پرچہ وی پی نہیں کیا گیا۔ انصار اللہ کا اجتماع ۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر کو ہو رہا ہے جن دوستوں کا چندہ ختم ہو چکا ہوا ہے وہ ازراہِ کرم ہم سے تعاون کریں اور چندہ انصار اللہ کے اجتماع کے موقع پر ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں نیز خط و کتابت میں اپنا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں۔

(مینجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید۔ ربوہ)

مرکزی اجتماعات میں شامل ہونیوالوں کے لئے نوید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے:-

"جو نمائندے ان اجتماعوں میں شامل ہوں گے وہ ایک نئی رُوح اور ایک نئی زندگی لے کر واپس جائیں گے۔"

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۴-۵-۶ نومبر کو ہوگا۔ خدام سے درخواست ہے کہ اس اجتماع میں کثرت سے شامل ہوں اور دوسرے خدام بھائیوں کو بھی شامل ہونے کی تحریک فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ انشاء اللہ تعالےٰ ۴-۵-۶ نومبر ۱۹۷۷ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ آنے والی مہمان مستورات نئے مہمان خانہ مستورات میں ٹھہرائی جائیں گی۔ موسم کے مطابق بستر و کپڑے ہمراہ لائیں اور بہتر ہوگا کہ ایک لجنہ سے آنے والی اکٹھی بہنیں نیچے بچھانے کے لئے دری بھی لے آئیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ہفتہ تحریک جدید کی سب سے پہلی رپورٹ

ہفتہ تحریک جدید کے بارے میں سب سے پہلی رپورٹ مرکز میں مکرم زعیم صاحب انصار اللہ حسن پورہ ضلع فیصل آباد کی طرف سے ملی ہے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ دیگر مجالس بھی توجہ فرماویں تا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے حضور بغرض دعائے خاص مجموعی طور پر ہفتہ تحریک جدید کی رپورٹ پیش کی جا سکے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلان دارالقضاء

مکرم چوہدری نور احمد صاحب سٹیلائٹ ٹاؤن میرپور خاص سندھ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری غلام رسول صاحب ولد چوہدری کریم بخش صاحب وفات پا چکے ہیں قطعہ ۲/۳۵ واقع محلہ دارالرحمت ربوہ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔

میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکورہ بالا میرے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (۱) چوہدری عبدالکریم صاحب پسر مرحوم (۲) شریفاں بی بی صاحبہ (۳) آمنہ بی بی صاحبہ دختران مرحوم۔ سیراں بی بی صاحبہ بیوہ مرحوم۔

لہذا استدعا ہے کہ قطعہ مذکور میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

برادرم مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب سربراہ نمبردار قادیان ساکن داتا دربار لاہور دل کا دورہ پڑنے کے نتیجہ میں ۱۶ اکتوبر کو بوقت ۸ بجے صبح قریباً ۶۴ سال کی عمر میں لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ محترم مربی سلسلہ احمدیہ مقیم لاہور نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد انہیں لاہور میں ہی سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ پانچ لڑکے اور تین لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور بیوہ اور بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(خواجہ رحمت فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم پروفیسر افضال احمد صاحب منیر قائد مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور پانچ دن سے بیمار ہیں۔ نیز مکرم مرزا خورشید بیگ صاحب کی اہلیہ محترمہ جو کہ مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد کی ہمشیرہ ہیں طویل عرصہ سے دل کی تکلیف سے بیمار ہیں احباب جماعت ہر دو کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری بہاولپور)

۲۔ خاکسار کے بڑے بھائی محمد رشید خاں (بی اے ایل ایل بی) بغرض ملازمت بیرون پاکستان روانہ ہوئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انکو اپنے مقصد میں کامیابی عطا فرمائے اور ان کو کسی قسم کی تکلیف اور مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ آمین

(انیس احمد خاں سب انجینئر پاکستان ریلوے لاہور)

ہڈیوں کے ڈھانچوں پر
گوشت پوست چڑھانے والی نایاب ہومیو الفالفا ٹانک استعمال کیجئے۔ یہ ٹانک بھوک بڑھاتا۔ غذا ہضم و بدن بناتا خون پیدا کرتا اور ہر قسم کی کمزوریوں کا فوری ازالہ کرتا ہے۔ قیمت ۵۰/۷
شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

سرائے خدمت کے وعدہ کنندگان جلد تر ادائیگی فرما کر ممنون فرمائیں! (معتمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نڈر اور بہادر بنکر خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کیلئے اپنے تئیں پیش کرو

اگر تم خدا کی آواز پر لبیک کہو گے تو وہ تمہاری دعاؤں کو سُنے گا اور ہر قسم کی مشکلات سے تمہیں بچائیگا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ العنکبوت کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"ایک اَور مشکل جو بسا اوقات کمزور انسان کے قدم کو ڈگمگا دیتی اور اسے اپنے آپ کو قربانیوں کی آگ میں جھونکنے سے روکتی ہے وہ مالی مشکلات ہیں۔ ایک طرف دُنیا اپنے پورے حُسن کے ساتھ اُس کے سامنے کھڑی ہوتی ہے اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کا دین اُسے آواز دے رہا ہوتا ہے کہ آؤ اور میری مدد کرو۔ وہ دُنیا کی طرف جھانکتا ہے تو وہ اُسے مال و دولت اور زیب و زینت کے ساتھ آراستہ و پیراستہ نظر آتی ہے۔ اور دین کی طرف دیکھتا ہے تو وہاں اُسے روپوں کی جھنکار سُنائی نہیں دیتی۔ یہ دیکھ کر ایک کمزور انسان کا دل دہل جاتا ہے اور وہ کہتا ہے میں خدا کے لئے اپنی زندگی کو کس طرح وقف کروں۔ میں نے خدا کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا تو میں بھوکا مر جاؤں گا۔ میری بیوی بچے کیا کھائیں گے۔ ہم اپنا معیارِ زندگی کس طرح قائم رکھ سکیں گے اور اگر یہ لالچ اُس کے دل میں غالب آ جاتی ہے تو وہ خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت سے محروم ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم اشرف المخلوق ہو کر زمین و آسمان کے خدا پر کتنی بدظنی کر رہے ہو۔ تم زمین کے چرندوں اور جنگل کے درندوں اور ہوا کے پرندوں کو دیکھو کیا تم اُن کے لئے رزق مہیا کرتے ہو یا خدا اُن کو رزق بہم پہنچا رہا ہے۔ اگر تم کائناتِ عالم کے اربوں ارب کیڑے مکوڑوں اور جانداروں کے سامانِ معیشت پر ہی غور کرو تو تمہاری عقل دنگ رہ جائے اور تم پر علم و معرفت کا ایک نیا باب کھل جائے۔ دُنیا علمی لحاظ سے بڑی بھاری ترقی کر چکی ہے مگر ابھی تک وہ یہ نہیں معلوم کر سکی کہ اِن اَن گنت جانوروں کے لئے کس طرح غذا مہیا ہوتی ہے۔ ایک موٹی تقسیم تو یہی ہے کہ کھیتی میں دانے پیدا ہوتے ہیں تو ساتھ ہی اللہ تعالیٰ جانوروں کے لئے بھوسہ بھی پیدا کر دیتا ہے۔ اسی طرح کانٹے دار جھاڑیاں اور درخت اونٹوں وغیرہ کی غذا ہیں تو بچا ست بھیڑوں کے کام آجاتی ہے مگر کروڑوں کروڑ جانور جو سمندروں اور دریاؤں میں رہتے ہیں یا غاروں میں بستے ہیں یا درختوں کی چوٹیوں پر بسیرا کرتے ہیں یا ہواؤں میں اُڑتے ہیں یا خون کے ایک ایک قطرہ میں خوردبین سے دکھائی دیتے ہیں ان سب کو کون رزق دے رہا ہے۔ کونسی سوسائٹی یا انجمن یا حکومت ہے جو اُن کا بجٹ تیار کرتی اور انہیں تنخواہیں تقسیم کرتی ہے۔ یہ خدا ہی ہے جو اتنا بڑا کارخانہ چلا رہا ہے اور اِن اربوں ارب جانوروں کو رزق مہیا کر رہا ہے۔ پھر انسان کیسا نادان ہے کہ جب اُسے کہا جاتا ہے کہ آؤ اور خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے اپنے آپ کو وقف کرو تو وہ کہتا ہے میں آؤں تو سہی مگر میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں آگیا تو کھاؤں گا کہاں سے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں کائناتِ عالم کی اتنی بڑی مخلوق کو رزق پہنچا رہا ہوں تو اگر تم میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے آئے تو کیا میں تمہیں بھوکا مرنے دوں گا۔ فرمایا اس بدظنی کو اپنے دل سے نکال دو۔ تمہارا خدا سمیع اور علیم ہے اگر تم سچے دل سے خدا تعالیٰ کو پکارو گے تو اِس وجہ سے کہ وہ تمہارے حالات کو جانتا ہے وہ تمہاری دعاؤں کو قبول کرے گا اور تمہیں ہر قسم کی مشکلات سے نجات دے گا۔ پس اِن وساوس میں اپنی زندگی مت بسر کرو بلکہ نڈر اور بہادر بن کر خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے آگے بڑھو"

(تفسیر کبیر سورہ النمل تا العنکبوت صفحہ ۳۶۷، ۳۶۸)

درخواستِ دُعا

مکرم عبدالشکور صاحب جاوید کا فیصل آباد (لائلپور) میں گردے کا اپریشن ہوا ہے احباب سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالمغنی زاہد۔ ربوہ)

اجتماع ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ کے پروگرام کی ایک جھلک

۱۔ ناصرات کا اجتماع لجنہ کے ساتھ ۴، ۵، ۶ نومبر کو ہوگا، انشاء اللہ۔ جمعہ کے دن صبح آٹھ بجے سے ناصرات کا پروگرام شروع ہوگا اور دوپہر جمعہ کی نماز اور کھانے سے پہلے صرف ناصرات ہی کا پروگرام ہوگا۔ کھیل اور دستکاری وغیرہ کے ٹیسٹ ۵، ۶ نومبر لجنہ کے اجتماع کے دوران ہوتے رہیں گے۔

۲۔ ناصرات جمعرات ۳ر نومبر کی شام کو ربوہ پہنچ جائیں کیونکہ ان کا اجتماع جمعہ صبح آٹھ بجے شروع ہو جائے گا۔

۳۔ یہاں پہنچنے پر شعبہ ناصرات کے تحت نام درج کروا کے ٹکٹ داخلہ لینے والی مقابلوں میں حصہ لینے والی ناصرات کے ناموں کے ساتھ ان کی صدر لجنہ کی تصدیق ضروری ہے۔

۴۔ ہر لجنہ سے جہاں کی ناصرات کی تعداد پانچ سو یا اس سے کم ہو ہر ایک مقابلہ میں صرف ایک ہی بچی حصہ لے سکے گی۔

۵۔ ناصرات کے معیار اوّل کو تقریر کے لئے چار منٹ اور معیار دوم کو تین منٹ دئے جائیں گے۔ فرسٹ ایڈ، سائیکل چلانا، ۱۰۰ گز کی دوڑ، روک دوڑ، معلوماتِ دینیہ کا تحریری ٹیسٹ، ذہانت کا تحریری ٹیسٹ، مقابلہ اشعار خوانی، مقابلہ حُسنِ قراءت سورہ مزمل کی ابتدائی دس آیات، مقابلہ حفظِ قرآن سورہ رحمٰن کی ابتدائی دس آیات یا سورہ اعلیٰ میں سے ہوگا اور رومال پر پھول کاڑھنا یہ تمام مقابلہ جات معیار اوّل (عمر ۱۲ تا ۱۵ سال) کے لئے ہیں۔

۶۔ معیار دوم (عمر ۸ تا ۱۱ سال) کو تین منٹ تقریر کے لئے دئے جائیں گے۔ پچاس گز کی دوڑ، پیغام رسانی، مشاہدہ، پہیلیاں بوجھنا زبانی یہ چار مقابلے ہوں گے۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

ربوہ میں باموقع کمرشل پلاٹ قابلِ فروخت

یہ ۱۰ مرلہ دوکان کا پلاٹ نمبر ۳/۲۶ محلہ دارالیمن میں مسجد نون کے بالمقابل اور کوارٹرز ان درویشاں کے متصل ہے۔ نقشہ کمیٹی سے منظور شدہ۔ پلاٹ کے سامنے ۴۰ فٹ سٹرک اور وسیع گراسی پلاٹ اور پہلو میں ۵۰ فٹ سٹرک ہے۔ بجلی قریب۔ زیرِ زمین پانی اچھا ہینڈ پمپ لگے ہوئے ہیں۔ کمیٹی کے نلکوں کا پانی بھی دستیاب ہے۔ سُوئی گیس پائپ لائن محلہ سے گزرتی ہے اور محلہ کو میونسپلٹی زیرِ تجویز ہے۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے سکول قریب ہیں۔ پہاڑی سلسلہ کے قُرب اور گراسی پلاٹ سے یہ مقام خوبصورت ہو گیا ہے۔ دریائے چناب کے قرب سے آب و ہوا پر خوشگوار اثر نمایاں ہے۔ کاروبار اور رہائش کے لئے موزوں جگہ۔ حصول کے لئے ہم سے رابطہ فرمائیں۔

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ انس مارکیٹ متصل بنک قومی بچت ربوہ

چندہ وقفِ جدید کی جمع شدہ رقوم

جملہ سیکرٹری صاحبان مال سے گذارش ہے کہ براہِ مہربانی چندہ وقفِ جدید کی جمع شدہ رقوم بلا تاخیر مرکز میں ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۷۵۴